احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلک اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

احکامِ شریعت

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہٗ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز
۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

نام کتاب ———— احکام شریعت (مکمل تین حصے)
نام مصنف ———— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی
ترجمہ عربی ———— محمد اول قادری چشتی
دیباچہ سوانح مصنف ———— عالم فقری
تعداد طبع اوّل ———— ایک ہزار
سال طباعت ———— ۱۹۸۴ء
زیر نگرانی ———— جناب حاجی انور اختر صاحب
ناشر ———— شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
قیمت ———— ۵۷/- روپے
مطبوعہ خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

مسئلہ

مسئلہ [۱۰۱] مسجد کے اندر جمعہ کی اذان ثانی خلاف سنت ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جمعہ کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر۔

(۲) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں کہاں ہوتی تھی۔

(۳) فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے یا نہیں۔

(۴) اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں اذان مسجد کے باہر ہوتی تھی اور ہمارے اماموں نے مسجد کے اندر اذان کو مکروہ فرمایا ہے تو ہمیں اسی پر عمل لازم ہے یا رسم ورواج پر اور جو رسم ورواج حدیث شریف و احکام فقہ سب کے خلاف پڑ جائے تو وہاں مسلمانوں کو پیروی حدیث وفقہ کا حکم ہے یا رسم ورواج پر اڑا رہنا۔

(۵) نئی بات وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے راشدین واحکام آئمہ کے مطابق ہو یا وہ بات نئی ہے جو ان کے خلاف لوگوں میں رائج ہوگئی ہو۔

(۶) مکہ معظمہ مدینہ منورہ میں یہ اذان مطابق حدیث وفقہ ہوتی ہے یا اس کے خلاف اگر خلاف ہوتی ہے تو وہاں کے علمائے کرام کے ارشادات دربارہ مسئلہ حجت ہیں یا وہاں کے تنخواہ دار مؤذنوں کے فعل اگرچہ خلاف شریعت وحدیث فقہ ہوں۔

(۷) سنت کے زندہ کرنے کا حدیثوں میں حکم ہے اور اس پر سو شہیدوں کے ثواب کا وعدہ ہے یا نہیں اگر ہے تو سنت زندہ کی جائے گی یا سنت مردہ سنت اسی وقت مردہ کہلائے گی جب اس کے خلاف لوگوں میں رواج پڑ جائے یا جو سنت خود رائج ہو وہ مردہ قرار پائے گی۔

(۸) علماء پر لازم ہے یا نہیں کہ سنت مردہ زندہ کریں اگر ہے تو کیا اس وقت ان پر یہ اعتراض ہو سکے گا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے اگر یہ اعتراض ہو سکے گا تو سنت زندہ کرنے کی کیا صورت ہوگی۔

(۹) جن مسجدوں کے بیچ میں حوض ہے اس کی فصیل پر کھڑے ہو کر منبر کے سامنے اذان ہو تو
بیرونِ مسجد کا حکم ادا ہو جائے گا یا نہیں۔
(۱۰) جن مسجدوں میں ایسے منبر بنے ہیں کہ ان کے سامنے دیوار ہے اگر مؤذن باہر اذان دے
تو خطیب کا سامنا نہ رہے گا وہاں کیا کرنا چاہیے اُمید کہ دسوں مسئلوں کا جدا جدا
جواب مفصل مدلل ارشاد ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

جواب سوال اوّل:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازہ پر
ہوتی تھی سنن ابی داود شریف جلد اول صـ۱۵۶ میں ہے:

عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں۔

اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے
اندر اذان دلوائی ہو اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیانِ جواز کے لیے کبھی ایسا ضرور فرماتے

جواب سوال دوم:

جواب اول سے واضح ہو گیا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مسجد کے باہر
رہی جو معروف ہے اور ہمیں علمائے ظاہر ہو گیا کہ بعض صاحب جو یہاں یدیہ سے مسجد کے اندر
ہونا سمجھتے ہیں غلطی ہے کیونکہ حدیث میں بین یدیہ ہے اور ساتھ ہی علی باب المسجد
ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چہرۂ
انور کے مقابل مسجد کے دروازہ پر ہوتی تھی تب ہی تو لفظ بین یدیہ کے صحیح
دکھلا جب [illegible]

جواب سوال سوم:

بیشک فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے فتاویٰ قاضی خاں طبع مصر جلد اول صفحہ ۷۰، لایؤذن فی المسجد ۔ "مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے"۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی صفحہ ۴۲ لایوذن فی المسجد ۔ "مسجد میں اذان نہ ہو" خزانۃ المفتین قلمی فصل فی الاذان لایؤذن فی المسجد "مسجد کے اندر اذان نہ کہیں" فتاویٰ عالمگیری طبع مصر جلد اول صفحہ ۵۵۔ لایؤذن فی المسجد" مسجد کے اندر اذان منع ہے" بحر الرائق طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۶۸ لایؤذن فی المسجد "مسجد کے اندر اذان کی ممانعت ہے" شرح نقایہ علامہ برجندی صفحہ ۸۴ فیہ اشعار بانہ لایؤذن فی المسجد امام صدر الشریعۃ کے کلام میں اس پر تنبیہ ہے کہ اذان مسجد میں نہ ہو غنیہ شرح منیہ صفحہ ۳۷۷۔ الاذان انما یکون فی المئذنۃ او خارج المسجد والاقامۃ فی داخلہ ۔ اذان نہیں ہوتی مگر منارہ یا مسجد سے باہر اور تکبیر مسجد کے اندر فتح القدیر طبع مصر جلد اول صفحہ ۱۷۱۔ قالوا لایؤذن فی المسجد علماء نے مسجد میں اذان دینے کو منع فرمایا ہے ایضاً باب الجمعہ صفحہ ۴۱۴۔ ھو ذکر اللہ فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ۔ جمعہ کا خطبہ مثل اذان ذکر الٰہی ہے مسجد میں یعنی حدود مسجد میں اس لیے کہ مسجد کے اندر اذان مکروہ ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح طبع مصر جلد اول صفحہ ۱۲۸ یکرہ ان یؤذن فی المسجد کما فی القھستانی عن النظم ۔ یعنی نظم امام زندویستی پھر قہستانی میں ہے کہ مسجد میں اذان مکروہ ہے یہاں تک کہ اب زمانہ حال کے ایک عالم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۲۴۵ میں لکھتے ہیں قولہ بین یدیہ ای مستقبل الامام فی المسجد کان او خارجہ والمسنون ھو الثانی ۔ یعنی بین یدیہ کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ امام کے روبرو ہو مسجد میں خواہ باہر اور سنت یہی ہے کہ مسجد کے باہر ہو جب تو وہ تصریح کر چکے کہ باہر ہی ہونا سنت ہے تو اندر ہونا خلاف سنت ہوا تو اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ چاہے سنت کے مطابق کرو چاہے سنت کے خلاف دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ ایسا کون عاقل کہے گا بلکہ معنی وہی ہیں کہ بین یدیہ سے یہ سمجھ لینا کہ خواہی نخواہی مسجد کے اندر ہو غلط ہے اس کے معنی صرف اتنے ہیں کہ امام کے روبرو ہو اندر باہر کی تخصیص اس لفظ سے مفہوم نہیں ہوتی لفظ دونوں صورتوں پر صادق ہے اور سنت یہی ہے کہ اذان

مسجد کے باہر ہو تو ضرور ہے کہ وہی معنی لیے جائیں جو سنت کے مطابق ہیں بہر کیف ایناان کے کلام میں بھی صاف مصرح ہے کہ اذان ثانی جمعہ بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مطابق سنت ہے تو بلاشبہ مسجد کے اندر ہونا خلاف سنت ہے وللہ الحمد۔

جواب سوال چہارم:

ظاہر ہے کہ حکم حدیث وفقہ کے خلاف رواج پر اڑا رہنا مسلمانوں کو ہرگز نہ چاہیئے۔

جواب سوال پنجم:

ظاہر ہے کہ جو بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے راشدین واحکام فقہ کے خلاف نکلی ہو وہی نئی بات ہے اسی سے بچنا چاہیے نہ کہ سنت وحکم حدیث وفقہ سے۔

جواب سوال ششم:

مکہ معظمہ میں یہ اذان کنارہ مطاف پر ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد الحرام شریف مطاف ہی تک تھی مسلک متقسط علی قاری طبع مصر صفحہ ۲۸۰ المطاف هو ما كان فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدا۔ تو حاشیہ مطاف بیرون مسجد ومحل اذان تھا اور مسجد جب بڑھائی جائے تو پہلے جو جگہ اذان یا وضو کے لیے مقرر تھی بدستور مستثنیٰ رہے گی ولہذا اگر مسجد بڑھا کر کنواں اندر کر لیا وہ بند نہ کیا جائے گا جیسے زمزم شریف حالانکہ مسجد کے اندر کنواں بنانا ہرگز جائز نہیں فتاویٰ قاضی خاں وفتاویٰ خلاصہ و فتاویٰ علمگیریہ صفحہ ۹۴ یکرہ المضمضة والوضوء فی المسجد الا ان یکون ثمہ موضع اعد لذلک ولا یصلی فیہ وہیں ہے لا یحفر فی المسجد بئر ماء ولو قدیمۃ تترک کبئر زمزم تو مکہ معظمہ میں اذان ٹھیک محل پر ہوتی ہے مدینہ طیبہ میں خطیب سے بیس بلکہ زائد ذراع کے فاصلہ پر ایک بلند مکبرہ پر کہتے ہیں طریق ہندیہ کے تو یہ بھی خلاف ہوا اور وہ جو بیان یدیہ وغیرہ سے منبر کے متصل ہونا سمجھتے تھے اس سے بھی رد ہو گیا تو ہندی فہم وطریقہ خود ہی دونوں حرم محترم سے جدا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ مکبرہ قدیم ہے یا بعد کو حادث ہوا اگر قدیم ہے تو مثل منارہ ہوا کہ وہ اذان کے لیے مستثنیٰ ہے جیسا کہ غنیہ سے گزرا اور اسی طرح خلاصہ فتح القدیر برجندی کے صفحات مذکورہ میں ہے کہ اذان منارہ پر ہو یا مسجد سے باہر مسجد کے اندر نہ ہو اس کی نظیر موضع وضو وچاہ ہیں کہ قدیم سے جدا کر دیے ہوں

؛ اس میں حرج نہ اس میں کلام اور اگر حادث ہے تو اس پر اذان کہنا بالائے طاق پہلے یہی ثبوت دیجیے کہ وسط مسجد میں ایک جدید مکان ایسا کھڑا کر دینا جس سے صفیں قطع ہوں کس شریعت میں جائز ہے قطع صف بلاشبہ حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کر دے رواہ النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز علماء نے تصریح فرمائی کہ مسجد میں پیڑ بونا منع ہے کہ نماز کی جگہ گھیرے گا نہ کہ یہ کمرہ کہ چار جگہ سے گھیرتا ہے اور کتنی صفیں قطع کرتا ہے بالجملہ اگر وہ جائز طور پر بنا تو مثل منارہ ہے جس سے مسجد میں اذان ہونا نہ ہوا اور ناجائز طور پر ہے تو اسے ثبوت میں پیش کرنا کیا انصاف ہے اب ہمیں افعال مؤذنین سے بحث کی حاجت نہیں مگر جواب سوال کو گزارش کہ ان کا فعل کیا حجت ہے حالانکہ خطیب خطبہ پڑھتا ہے اور یہ برتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لیتا ہے یہ بآواز ہر نام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے جاتے ہیں جب وہ سلطان کا نام لیتا ہے یہ بآواز بلند دعا کرتے ہیں اور یہ سب بالاتفاق ناجائز ہے صحیح حدیثیں اور تمام کتابیں ناطق ہیں کہ خطبہ کے وقت بولنا حرام ہے درمختار و ردالمحتار جلد اول صفحہ ۵۹۸ اما ما یفعله المؤذن حال الخطبة من الترضی ونحوہ فمکروہ اتفاقا یعنی وہ جو یہ مؤذن خطبے کے وقت رضی اللہ عنہ وغیرہ کہتے جاتے ہیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے یہی مؤذن نماز میں امام کی تکبیر پہنچانے کو جس وضع سے تکبیر کہتے ہیں اُسے کون عالم جائز کہہ سکتا ہے مگر سلطنت کے وظیفہ داروں پر علماء کا کیا اختیار علمائے کرام نے تو اس پر یہ حکم فرمایا کہ تکبیر درکنار اس طرح تو ان کی نمازوں کی بھی خیر نہیں دیکھو فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۶۲ و ۲۶۳ و درمختار و ردالمحتار صفحہ ۶۱۵ خود مفتی مدینہ منورہ علامہ سید اسعد حسینی مدنی تلمیذ علامہ صاحب مجمع الانہر رحمہما اللہ تعالیٰ نے تکبیر میں اپنے یہاں کے مکبروں کی سخت بے اعتدالیاں تحریر فرمائی ہیں دیکھو فتاویٰ اسعدیہ جلد اول صفحہ ۸ آخر میں فرمایا ہے: اما حرکات المکبرین وصنعهم فانا ابرؤ الی الله تعالیٰ منہ۔ یعنی ان مکبروں کی جو حرکتیں جو کام ہیں میں اُن سے اللہ تعالیٰ کی طرف براءت کرتا ہوں اور اوپر اس سے بڑھ کر لفظ لکھا پھر کسی عاقل کے نزدیک ان کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے نہ وہ علماء ہیں نہ علماء کے زیر حکم۔

جواب سوال ہفتم

بیشک احادیث میں سنت زندہ کرنے کا حکم اور اس پر بڑے ثوابوں کے وعدے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

من احیا سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة: (اللھم ارزقنا) رواہ السجزی فی الابانة والترمذی بلفظ من احب۔

جس نے میری سنت زندہ کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئًا

جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجة عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید۔ رواہ البیهقی فی الزهد۔

جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اُسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔

اور ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہو گئی اور سنت مردہ جبھی ہو گی کہ اس کے خلاف رواج پڑ جائے۔

جواب سوال ہشتم

احیائے سنت علما کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کے لیے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں اس سنت کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ تم سے پہلے عالم نہ تھے یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کر سکے امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جواب سوال نہم

حوض کا بانی مسجد نے قبل مسجدیت بنایا اگرچہ وسط مسجد میں ہو اور اس کی فصیل ان احکام میں خارج مسجد ہے لانہ موضع اعد للوضوء کما تقدم۔

جواب سوال دہم

لکڑی کا منبر بنائیں کہ یہی سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اسے گوشۂ محراب میں رکھ کر محاذات ہو جائے گی اور اگر صحن کے بعد مسجد کی بلند دیوار ہے تو اُسے قیام مؤذن کے لائق تراش کر باہر کی جانب جالی یا کواڑ لگالیں۔

مسلمان بھائیو!

یہ دین ہے کوئی دنیوی جھگڑا نہیں دیکھ لو کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔

حضرات علمائے اہل سنت سے معروض:

حضرات احیائے سنت آپ کا کام ہے اس کا خیال نہ فرمایئے کہ آپ کے ایک چھوٹے نے اسے شروع کیا وہ بھی آپ ہی کا کرنا ہے آپ کے رب کا حکم ہے تعاونوا علی البرّ والتقویٰ اور اگر آپ کی نظر میں یہ مسئلہ صحیح نہیں تو غصہ کی حاجت نہیں بے تکلف بیان حق فرمایئے اور اس وقت لازم ہے کہ ان دسوں سوالوں کے جدا جدا جواب ارشاد ہوں اور ان کے ساتھ ان پانچوں سوالوں کے بھی:

(۱) اشارت مرجوح ہے یا عبارت اور ان میں فرق کیا ہے۔

(۲) کیا محتمل و صریح کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔

(۳) تصریحات کتب فقہ کے سامنے کسی غیر کتاب فقہ سے استنباط پیش کرنا کیسا ہے خصوصاً استنباط بعید یا جس کا منشا بھی غلط۔

(۱۴) حنفی کو تصریحات فقہ حنفی کے مقابل کسی غیر کتاب حنفی کا پیش کرنا کیسا ہے۔

(۱۵) قرآن مجید کی تجوید فرض عین ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا سب ہندی علماء اسے بجا لاتے ہیں یا سو میں کتنے؟

مسئلہ ۱۰۲ ۔ عبد المصطفیٰ نام کے جواز میں دلائل

زید کہتا ہے مولٰنا احمد رضا خان ہر کتاب اور ہر خط میں لکھتے ہیں "راقم عبد المصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" خدا جل جلالہ کے سوا دوسرے کا عبد کیسے بن سکتا ہے فقیر نے جواب دیا بھائی یہاں عبد المصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ غلام مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نہ کہ بندہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے وانکحوا الایامٰی منکم والصّٰلحین من عبادکم وامائکم ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرمایا کہ تم میں جو عورتیں بے شوہر ہوں انہیں بیاہ دو اور تمہارے بندوں اور تمہاری باندیوں میں جو لائق ہوں ان کا نکاح کر دو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ مسلمان پر اس کے بندے اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجمع صحابہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو جمع فرما کر علانیہ بر سر منبر فرمایا کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وکنت عبدہ وخادمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں حضور کا بندہ تھا اور حضور کا خدمتگار تھا یہ حدیث وہابیہ کے امام الطائفہ اسمعیل دہلوی کے دادا اور زعم طریقت میں پردادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں بحوالہ ابوحنیفہ وکتاب الریاض النضرہ لکھی اور اس سے سند لی اور مقبول رکھی۔ مثنوی شریف میں قصہ خریداری بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کیا عرض کی سے

گفت ما دو بندگان کوئے تو   کردمش آزاد ہم بر روے تو

کہا ہم آپ کی گلی کے دونوں غلام ہیں۔ میں نے اس کو آپ کے رُخ انور کے صدقہ میں آزاد کر دیا۔